10427 ـ باكسنگ كھيلنے كا حكم

سوال

ميرا سوال باكسنگ اور اس كے حكم كے متعلق ہے، ہمارى مسجد كى انتظاميہ باكسنگ كے تربيتى كورس منعقد كروانے كا سوچ رہى ہے، اس ليے ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں آيا باكسنگ جائز بھى يا نہيں ؟
اور ا سكا سبب يہ ہے كہ ايك حديث ميں آيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جو افراد كو آپس ميں ايك دوسرے كو گرانے كى كوشش كر رہے تھے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں بتايا كہ وہ چہرے پر مارنے سے اجتناب كريں، كيونكہ ہم آدم عليہ السلام كى صورت پر بنائے گئے ہيں "
تو كيا اس بنا پر مسلمان شخص كے ليے باكسنگ سيكھنا كہ ہر ايك شخص دوسرے كے چہرے پر مارتا ہے، يہ كھيل سيكھنا جائز ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شريعت اسلاميہ نے ہر وہ چيز مباح كى ہے جو بدن كو فائدہ دے اور بدن كے ليے نقصاندہ نہ ہو، اور ہر وہ چيز حرام كى ہے جس سے بدن پرظلم ہو اسے نقصان و ضرر پہنچے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا تيرے جسم كا بھى تجھ پر حق ہے "

صحيح بخارى كتاب الصوم حديث نمبر (1839).

جسمانى ورزش و ايكسرسائز اگر شرعى ممنوعات سے خالى ہو تو يہ روزش كرنا مفيد ہے، اور باكسنك ايك قديم كھيل ہے جو اغارقہ كھيلا كرتے تھے.

كھيلوں كى اقسام ميں سب سے برى كھيل ہے، بلكہ باكسنگ تو اس كى مستحق ہى نہيں كہ اسے كھيل كا نام ديا جائے، باوجود اس كے كہ يورپى ممالك ـ جہاں باكسنگ ايك ہنر كى اساس كى بنا پر بہت زيادہ پھيلى ہوئى ہے ـ خاص كر اپنے ذاتى دفاع كے ليے ايك بہت ہى عمدہ كھيل قرار ديتے ہيں، ليكن وہ يہ بھول جاتے ہيں، يا پھر جان بوجھ كر عمدا بھول جائے يہ ا سكا بينادى اور رئيسى ہدف تو مد مقابل كو اذيت سے دوچار كرنا اور اسے زمين پر گرا كر ناك آؤٹ كرنا ہوتا ہے، اور اس كے ليے بہتر يہى سمجھا جاتا ہے كہ ايك زور دار اور فيصلہ كن مكہ ـ جيسا كہ وہ اسے

یہی نام دیتے ہیں ۔ مارا جائے جس سے مد مقابل ناك آؤٹ ہو کر گر پڑے، اور باکسنگ میں کامیابی کی بلندی یہی ہے.

(بہت سےممالك کی پارلمنٹوں میں بہت زیادہ مطالبہ کیا گیا کہ باکسنگ کو بطور ہنر اختیار کرنے والوں پر پابندی لگا دی جائے، کیونکہ باکسر کے لیے باکسنگ بہت اذیت ناز چیز ہے، بلکہ سویڈن کو اس میں کامیابی بھی ہوئی، اور بہت سارے ممالك اس پر پابندی لگانے میں ناکام رہے، حالانکہ باکسروں کو اس کھیل سے بہت اذیت ہوتی ہے، بلکہ بہت سارے باکسر تو اس کھیل کے نتیجہ میں ہلاك بھی ہو چکے ہیں.

حقیقت یہی ہے کہ باکسنگ پر پابندی کی مطالبہ کے پیچھے انہی باکسروں کی وفات ہی تھی، یا یہ مطالبہ تھا کہ کم از کم اس کے لیے سخت قسم کے قواعد بنائے جائیں، جو اس کی سختی اور شدت کو ختم کریں.

ماخوذ از: یہاں لندن ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983) میلادی.

ویلز میں برطانیہ میڈیکل کمیٹی کے مندوب ڈاکٹر روجڈ ہرٹی اس سلسلے میں کمیٹی کے سروے کے متعلق کہتے ہیں:

(ہم ساری دنیا کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ باکسنگ انتہائی خطرناك کھیل ہے، اس وجہ سے نہیں کہ باکسنگ کی بنا پر بہت سارے باکسروں کی اموات واقع ہو چکی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناك چیز یہ ہے کہ باکسنگ کی بنا پر پیدا ہونے والے افراد کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس کھیل کی سرپرستی کرنے والی کمیٹیوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اس کھیل کو بند کر دیں، اور اسے کھیلوں میں شامل ہی نہ کیا جائے.

اور یہاں دوبارہ یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کھیل ہزاروں باکسروں کی گھات میں کہ انہیں باکسنگ کی بنا پر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار کر کے رکھ دے،

(1945) سے لیکر (1983) تك باکسنگ کی بنا پر ہلاك ہونے والے باکسروں کی تعداد تین سو پچاس تك پہنچ چکی ہے).

ماخوذ از: landan here ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983).

اس کھیل کےمتعلق اسلامی موقف:

اسلامی اصول مکمل طور پر اس تصور کا انکار کرتا ہے کہ وہ عموما امت کی تربیت میں اس طرح کا خطرناك انحراف اس حد تك پیدا ہو جائے جو امت کے افراد کے مابین شدید قسم کی لڑائی کی اجازدت دیتا ہ بلکہ ساری انسانیت کے مابین اس طرح کی اجازت نہیں دیتا.

ذیل میں ہم چند ایك اصول بیان کرتے ہیں:

1 ـ ضرر اور نقصان کو ختم اور زائل کرنا:

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ باکسنگ ایك ایسا کھیل ہے جس کے انسانی زندگی کو بہت زیادہ ضرر و نقصانات ہیں، اور اس کی گواہی بھی یورپیوں نے دی ہے، جنہیں انسانی شعور نے اس پر راغب کیا کہ وہ اس کھیل کو بند کرنے کا مطالبہ کریں، بلکہ اس کو عالمی کھیلوں کی ڈکشنری سے ہی نکال باہر کریں.

2 ـ چہرے کی بے حرمتی:

باکسنگ کا کھیل ایسا ہے جس میں مد مقابل کے چہرے پر پوری قوت سے مکہ مارنا ہوتا ہے، اور باکسر کو مکمل اجازت ہے کہ اپنی پوری طاقت سے مدمقابل باکسر کے چہرے پرمکہ مارے، بلکہ جسم کے کسی اور جگہ مکہ مارنے کی بجائے چہرے پر مکہ مارنے کے پوائنٹ زیادہ ہوتے ہیں.

اور یہ بہت ہی گری پڑی حرکت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں کوئی کسی سے لڑے تو وہ چہرے سے اجتناب کرے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، دیکھیں فتح الباری (5 / 215).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(اس ممانعت میں ہر ضرب شامل ہوتی ہے جو بطور حد یا تعزیر یا بطور تادیب ہو، اور ابو داود وغیرہ میں ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں زنا کرنے والی عورت کو رجم کرنے کے قصہ میں بیان ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

" اس کو پتھر مارو، اور چہرے سے اجتناب کرنا "

سنن ابو داود (4 / 152).

تو جس کو بطور رجم ہلاك کرنا متعین ہے جب اس کے متعلق یہ حکم ہے، تو پھر اس کے علاوہ دوسرے کے چہرے سے بالاولی اجتناب کرنا ہو گا.

دیکھیں: فتح الباری (5 / 216).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علماء کا کہنا ہے: چہرے پر مارنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ چہرہ بڑا نازك اور سارے محاسن کو جمع کرنے والی جگہ ہے، اور اکثر اس کے اعضاء سے ہی ا سکا ادراك ہوتا ہے، تو چہرے پر مارنے سے خدشہ ہے کہ چہرے کے کسی عضو کی حالت نہ بگڑ جائے، اور وہ بد شکل نہ ہو جائے، چہرے میں ظاہر اور ابھرا ہوا ہونے کی بنا پر سب سے نازك ہے، بلکہ جب ناك پر مکہ مارا جائے تو وہ صحیح نہیں رہتا).

دیکھیں: فتح الباری (5 / 216).

اس حدیث سے خاص کر ممانعت کی دلالت کے متعلق فتح الباری میں ہے:

(امام نووی رحمہ اللہ نے اس نہی کے حکم کے متعلق کچھ نہیں کہا، اور اس ممانعت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نہی تحریمی ہے، اس کی تائید سوید بن مقرن رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے غلام کو مار رہا ہے تو آپ نے فرمایا:

" کیا تجھے علم نہیں کہ احترام والی شکل و صورت ہے "

صحیح مسلم (3 / 1280).